کلاس نہم اردو
نظم جاوید کے نام

www.taleemzone.com

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء)

مصورِ پاکستان، ہمارے قومی وملی شاعر اور مفکرِ اسلام علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم شیخ نور محمد تھا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے میٹرک اور ایف۔اے سیال کوٹ سے کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے فلسفے میں ایم۔اے امتحان پاس کیا۔ سیال کوٹ میں مولوی سید میر حسن جیسے شفیق استاد میسر آئے تو لاہور میں پروفیسر آرنلڈ کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا ملا۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں بطورِ استاد کچھ عرصہ خدمات سرانجام دینے کے بعد علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ اعلیٰ تعلیم کے لیے ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک انگلستان میں رہے۔ لندن سے وکالت اور جرمنی سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کر کے وطن لوٹے اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اردو فارسی میں پُراثر شاعری کرنے کے ساتھ انگریزی میں بھی گراں قدر تحریریں رقم کیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے شاعری کا آغاز اگرچہ روایتی اردو غزل سے کیا لیکن جلد ہی اپنی توجہ نظم نگاری پر مرکوز کی تاکہ قوم تک اپنا پیغام زیادہ مؤثر انداز سے پہنچایا جائے۔ آپ کی ولولہ انگیز شاعری نے مسلم قوم کے تنِ مردہ میں زندگی کی نئی روح پھونک دی اور عالمِ اسلام کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے میں کردار ادا کیا۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی شاعری میں زندگی، کائنات، عشق، عقل، خودی، قومیت، سیاست جیسے موضوعات نمایاں ہیں۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے لاہور میں وفات پائی اور بادشاہی مسجد کے قریب دفن ہوئے۔ عوام آپ رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر عقیدت واحترام سے حاضری دیتے اور دعا کرتے ہیں۔

تصانیف: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے اردو شعری مجموعوں میں "بانگِ درا"، "ضربِ کلیم"، "بالِ جبریل" اور "ارمغانِ حجاز" شامل ہیں۔ "ارمغانِ حجاز" میں اردو کے ساتھ ساتھ فارسی کلام بھی شامل ہے۔ فارسی شعری مجموعوں میں "اسرارِ خودی و رموزِ بے خودی"، "پیامِ مشرق"، "جاوید نامہ" اور "زبورِ عجم" شامل ہیں۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

فرنگ	انگریز، خصوصاً برطانیہ کا باشندہ	شیشہ گران	شیشہ بنانے والے
سفال	مٹی	مینا	صراحی
جام	پیالہ	شاخِ تاک	انگور کی شاخ یا بیل
ثمر	پھل، نتیجہ	لالہ فام	لال رنگ کا یعنی خوب صورت
خودی	خود کو پہچاننا، اقبال کا فلسفہ	طریق	طور، طریقہ

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1 دیارِ عشق میں اپنا مقام پیدا کر 09813001

نیا زمانہ، نئے صبح و شام پیدا کر

مفہوم: اے نوجوان! عشق کے میدان میں اپنا کوئی مقام اپنی کوئی جگہ بنا اور اپنی محنت و کاوش سے ایک نئی دنیا اور ایک نیا جہاں بنا۔

تشریح:

پانچ اشعار پر مشتمل یہ نظم علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے جاوید کے لیے لکھی تھی۔ اس میں انھوں نے کچھ نصیحتیں کی ہیں، کچھ دانش مندانہ مشورے اور دعائیں بھی دی ہیں۔ ظاہری طور پر تو یہ نظم جاوید کے نام ہے لیکن غور کیا جائے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد کو مخاطب کیا ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ایک شعلہ بیاں شاعر، ملت کے غم خوار اور حکیم الامت ہیں۔ تشریح طلب اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے بیٹے! لازم ہے کہ علم اور عملی جدوجہد کے ذریعے معاشرے میں اپنی پہچان بناؤ اور وہ مرتبہ حاصل کرو جو عزت و احترام کا حامل ہو۔ ایسا کرنے کے لیے لازمی ہے کہ قدیم روایات کو ترک کر کے خود کو نئی اور مثبت جہتوں سے ہم آہنگ کرو۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ بظاہر جاوید سے لیکن بین السطور ساری ملتِ اسلامیہ کے نوجوانوں سے مخاطب ہیں۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں اے جاوید! عشق کے مدارج طے کرتے ہوئے اس میدان میں اپنا خاص مقام پیدا کر۔ اور اگر تم عشق کے میدان میں اپنا مقام و مرتبہ بنا لیتے ہو تو حیاتِ جاوید حاصل کر سکو گے۔ میری دعا ہے کہ اس راستے پر چلتے ہوئے اللہ تجھے ان صلاحیتوں سے نوازے، جس سے تو دنیا میں انقلاب پیدا کر دے۔ نئے زمانے، نئے صبح و شام پیدا کرے یعنی قدیم روایات کو جدید اور مثبت جہتوں سے روشناس کرے۔

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن

گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نظریات اور افکار میں آدم علیہ السلام کی تخلیق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ان کے فلسفیانہ افکار کا پیغام یہ ہے کہ مسلمان میں قوت ارادی پیدا ہو جائے تو وہ نیا زمانہ اور نئی دنیا پیدا کر سکتا ہے۔ نئی دنیا پیدا کرنے سے اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سرکارِ دو عالم خَاتَمُ النَّبِيِّن ﷺ نے نئی دنیا پیدا کر دی، یعنی دنیا میں ایک بڑا انقلاب برپا کر دیا۔ اسی طرح آج کا نوجوان بھی انھی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دنیا میں اسلامی تعلیمات کی مدد سے انقلاب پیدا کر سکتا ہے اور وہ انقلاب اس کے سوا اور کیا ہے کہ مسلمان قوم جو اس وقت ظلمت کدہ بن چکی ہے، مقصدِ تخلیق کو بھلا چکی ہے، اخلاق و کردار کا پیکر نہیں رہی، جو تاریکیوں میں غرق ہو چکی ہے انھیں قرآن کریم کی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ درحقیقت آج کے نوجوانوں کے سامنے رکھتے ہوئے انھیں یہ بات سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

بقول شاعر:

چھوٹے نہ بندگی کہیں دامن خدائی
معراجِ ارتقائے بشر دیکھتا ہوں میں

اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا موقف یہی ہے کہ قرآن حکیم کی تعلیمات سے روشناس ہو کر یہ مسلم قوم خود کو تاریکیوں سے نکالے کیوں کہ قرآن کی تعلیمات صرف جاننے کی حد تک نہیں ہیں۔ بلکہ یہ تو کچھ اور ہی چیز ہے جس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور جب انسان کا اندر جاگتا ہے تو جہاں ہی بدل جاتا ہے۔ اور اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا اصل مقصد اور اصل پیغام ہی جہاں کو بدل دینا ہے۔ ایک نئی دنیا، نیا زمانہ اور نئے صبح و شام پیدا کرنا ہے۔

شعر نمبر 2 خدا اگر دلِ فطرت شناس دے تجھ کو 9813002
سکوتِ لالہ و گُل سے کلام پیدا کر

مفہوم: اے نوجوان! دعا ہے اللہ تجھے ایسا دل عطا کرے جو اس کی قدرت کو پہچان سکے اور خوب صورت پھولوں کی خاموشی کو بھی سمجھ سکے۔

تشریح:

پانچ اشعار پر مشتمل یہ نظم علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے جاوید کے لیے لکھی تھی۔ اس میں انھوں نے کچھ نصیحتیں کی ہیں دانش مندانہ مشورے اور دعائیں بھی دی ہیں۔ ظاہری طور پر تو یہ نظم جاوید کے نام ہے لیکن غور کیا جائے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے امتِ اسلامیہ کے ہر فرد کو مخاطب کیا ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ایک شعلہ بیاں شاعر، ملت کے غم خوار اور حکیم الامت ہیں۔ تشریح طلب اس شعر میں کہتے ہیں کہ اے جاوید! اگر خدا تجھے مطالعۂ فطرت کا ذوق عطا کرے تو تجھے لالہ و گل سے اس کی ہستی کا ثبوت مل سکتا ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کو اس کی نشانیوں سے پہچاننے کا ذکر کیا ہے۔ بے شک اس کائنات میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔
اللہ تعالیٰ خود قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ: ''آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے بدلنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں''
(سورۃ آل عمران: ۱۹۰)

دوسرے مصرعے میں شاعر نے "سکوتِ لالہ و گل سے کلام" میں صنعت تضاد کا استعمال کر کے اس مصرعے کو خوب صورت بنایا۔ اور یہ ایک نہایت ہی دل کش انداز ہے۔ سکوت کا مطلب خاموشی اور کلام کا مطلب گفت گو ہے۔ سکوت اور کلام متضاد الفاظ ہیں۔ لالہ و گل زبان نہیں رکھتے لیکن اگر کوئی فطرت شناس دل ان کی بناوٹ پر غور کرے تو وہ زبانِ حال سے خالق و صانع کائنات کے وجود پر گواہی دیں گے۔
بقول شاعر:

خاموشی دل کے راز کہ دیتی ہے
فطرت اپنی زبان میں باتیں کرتی ہے

اس دنیا میں جس طرف نظر اٹھائیں جدھر بھی دیکھیں اللہ کی کاری گری نظر آتی ہے۔ ہر طرف قدرت کی صناعی کی نشانیاں ہیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ کوئی ہے انھیں بنانے والا انھیں تخلیق کرنے والا۔ کیا خوب مظفر وارثی نے کہا ہے:

کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے

www.taleemzone.com
TALEEM ZONE Educational Guide

اقبال رحمتہ اللہ علیہ یہاں جاوید کے لیے دعا گو ہیں اور یقیناً امتِ مسلمہ کے ہر فرد کے لیے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ انھیں فطرت ...س دل عطا کر دے۔ ظاہری آنکھ سے تو وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں لیکن ساتھ ساتھ بصیرت کی آنکھ بھی عطا کر دے کہ وہ یہ بھی دیکھ سکیں جو عام ...ان نہ دیکھ سکے۔ اے اللہ! انھیں وہ صلاحیت، وہ قوتِ ارادی عطا کر دے، وہ بصیرت، وہ سمجھ، وہ فہم و شعور عطا کر دے جو قوتِ اظہار سے محروم ...انھیں بھی سن سکیں۔ وہ خاموشی جو زیرِ لب ہوا سے محسوس کر سکیں۔ اے اللہ! یوں تو تیری کاری گری ہر چیز میں موجود ہے انھیں پہچاننے والی سمجھ ...ا کر دے۔

بقول اقبال رحمتہ اللہ علیہ:

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

کائنات کے ذرے، چلتی ہوائیں، بہتی آبشاریں، سنسناتے اندھیرے، تھرتھراتے اجالے غرض ہر چیز میں خدا کی صناعی موجود ہے، تو ...ے خدا! جاوید اور اس اُمت کے ہر مسلمان کو وہ فطرت شناس دل عطا کر دے جس میں تیری صناعی و کاری گری کی نشانیاں صاف دکھائی دیں۔ وہ ...نیاں جو ہمارے چاروں طرف بکھری پڑی ہیں جو قوتِ گویائی سے بھی محروم ہیں یہ انھیں بھی سن سکیں۔ اے اللہ! میری امت کے نوجوانوں کو ایسا ...عطا کر دے جوان پھولوں کی تخلیق اور حسن پر غور کرتے ہوئے ان کے خالق و مالک کو بھی پہچان سکیں یعنی تجھے پہچان سکیں، تیری قدرت کو ...یان سکیں۔

...ر نمبر3 اُٹھا نہ شیشہ گرانِ فرنگ کے احساں 09813003
سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کر

...فہوم: اے نوجوان! تجھے چاہیے کہ تو شیشہ بنانے والے انگریزوں کا احسان اٹھانے کی بجائے اپنے وطن کی مٹی سے مینا و جام خود بنا۔

...شریح:

پانچ اشعار پر مشتمل یہ نظم علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے جاوید کے لیے لکھی تھی۔ اس میں انھوں نے کچھ نصیحتیں کی ہیں، کچھ ...انش مندانہ مشورے اور دعائیں بھی دی ہیں۔ ظاہری طور پر تو یہ نظم جاوید کے نام ہے لیکن غور کیا جائے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے ملتِ ...سلامیہ کے ہر فرد کو مخاطب کیا ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ایک شعلہ بیاں شاعر، ملت کے غم خوار اور حکیم الامت ہیں۔ تشریح طلب اس شعر ...ں کہتے ہیں کہ اے جاوید! یورپ کے علوم و فنون اور وہاں کی تہذیب کو حرفِ آخر تصور نہ کر، ستاروں سے آگے اور بھی جہان ہیں۔ تو ان شیشہ ...بنانے والے اہلِ فرنگ کے احسان مت اٹھا یعنی اہلِ مغرب کی تہذیب اور معاشرت مت اختیار کر اور نہ ہی ان کے نظریات اور افکار کو اپنی پہچان ...بنا۔ ان کی تقلید نہ کر بلکہ اپنے وطن اور اپنی تہذیب کو اپنا۔

بقول اقبال رحمتہ اللہ علیہ:

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

اے نوجوان! تجھے عروج حاصل کرنا ہے تو اپنی تہذیب اور اپنے ہی وطن کے طور طریقوں کو اپنا اور انھی کے نئے علوم و فنون سے وابستگی پیدا کر۔ یورپ کی تہذیب مصنوعی اور ناپائیدار ہے جب کہ مشرق کے علوم و فنون اور تہذیب میں وطن کی مٹی کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

بقول اقبال رحمتہ اللہ علیہ:

اپنی ملت پہ قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمیؐ

اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے شیشہ گرانِ فرنگ کی مثال سے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ جس طرح کانچ نازک اور ناپائیدار طرح اہلِ یورپ کے وعدے وعید بھی ناپائیدار ہیں۔ ان کا احسان لینے کی بجائے ان کی تقلید کرنے کی بجائے ان کی تہذیب وتمدن کو بجائے اپنے علوم وفنون سے استفادہ کر۔ ان کے نظریات اور فنون میں وہ پختگی نہیں ہے جو تیرے اسلاف کے نظریات میں ہے۔ مغرب کی چمک دمک تیری نظر کو اور تجھے اپنی طرف مائل تو کر سکتی ہے لیکن بصیرت عطا نہیں کر سکتی۔

مرزا غالب کے مطابق:

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا
ساغر جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

مغرب کی تہذیب کی چمک دمک کسی سراب کی مانند ہے جو پل بھر میں ختم ہو سکتی ہے۔ دوسرے مصرعے میں اقبال رحمتہ اللہ نے مثال دی ہے کہ اگر شراب پینی ہے تو وہ مٹی کے پیالے استعمال کر جو ہندوستانی مٹی سے بنتے ہیں یعنی اپنی مٹی سے۔ اپنی تہذیب معاشرت سے محبت کر۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا۔ تقلیدِ مغرب کی بجائے اپنی تہذیب کے اصولوں کو عملی زندگی بناؤ۔ ہمارا مذہب ہی ہماری اساس ہے۔ ہماری تہذیب ومعاشرت کے اصول ہی تعلیماتِ اسلامی کے آئینہ دار ہونے چاہیں۔ مشرقی مسلم کی تہذیب ہی ان کی آئینہ دار ہے اس لیے اے نوجوان! مغرب پرست بننے کی بجائے اپنی تہذیب پر فخر کرنے والے بنو۔

شعر نمبر 4 9813004

میں شاخِ تاک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر
مرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

مفہوم: اے نوجوان! میری مثال ایک انگور کی شاخ کی طرح ہے اور میرا کلام، میری غزل میرا پھل ہے۔ تجھے چاہیے کہ میرے اس سے فائدہ اٹھا اور اپنے لیے خود مئے لالہ فام پیدا کر۔

تشریح:

پانچ اشعار پر مشتمل یہ نظم علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے جاوید کے لیے لکھی تھی۔ اس میں انھوں نے کچھ نصیحتیں کی ہیں، کچھ مندانہ مشورے اور دعائیں بھی دی ہیں۔ ظاہری طور پر تو یہ نظم جاوید کے نام ہے لیکن غور کیا جائے تو علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد کو مخاطب کیا ہے۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ایک شعلہ بیاں شاعر، ملت کے غم خوار اور حکیم الامت ہیں۔ تشریح طلب اس شعر میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ خود کو ایک انگور کی بیل سے مستعار کرتے ہیں۔ اپنی غزل اپنے اشعار کو اس کا پھل گردانتے ہیں۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ مخاطب ہیں اے جاوید! تو میرے اس پھل سے اپنے لیے لالہ جیسی سرخ شراب تیار کر لے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شاعری ہی میرا ثمر ہے، میرا پھل ہے یہی میرے افکار ونظریات ہیں۔ میرے ان خیالات وافکار سے ملت اسلامیہ کے ہر نوجواں کو روشنی وبقا حاصل کر کے اپنے اندر قومی وملی شعور پیدا کرنا چاہیے۔ اس خوشہ سے "نئے لالہ فام" پیدا کرنے چاہیں۔ اے نوجوان! میرے کلام میں جو اسرار ورموز بیان ہوئے ہیں ان کی معرفت حاصل کر کے پوری طرح ذہن نشین کر لے اور ان پر کاربند ہو جا۔

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

؎ تھے تو آبا وہ تمھارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

جاوید نے اپنے خط میں اپنے والد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے گرافون لانے کی فرمائش کی تھی۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ وہ تو نہ لا سکے لیکن جاوید کے لیے یہ ہدایت نامہ لکھ کر لے آئے۔ دیکھا جائے تو اس سے قیمتی تحفہ کوئی باپ اپنے بیٹے کو نہیں دے گا۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنی شاعری سے شعور و بصیرت پیدا کر گئے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا یہی منشور ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے اندر وہ صلاحیتیں، وہ کرداری خصائص پیدا کرنے چاہییں جو اس نوجوان نسل کے آباؤ اجداد میں تھیں۔

ایک بیٹا اپنے باپ کا سنگ میل ہوتا ہے۔ اسے اپنے باپ کے نظریات کا آئینہ دار ہونا چاہیے۔ نوجوانوں سے مخاطب اقبال رحمۃ اللہ علیہ ان کی راہ نمائی کرتے ہوئے انھیں خواب غفلت سے جگاتے ہیں۔ ان کے اندر وہ شعور پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے افکار کی توضیح و تفہیم ہے۔ اصل میں یہ افکار، تو اسی امتِ مسلمہ کی روایت ہیں۔

شعر نمبر 5 | 09813005

مرا طریق امیری نہیں، فقیری ہے
خودی نہ بیچ، غریبی میں نام پیدا کر

مفہوم: اے جاوید! میرا رہن سہن امیروں کی طرح نہیں بلکہ عام اور سادہ ہے۔ تو بھی خود اپنی اہمیت کو سمجھ اور اسی غریبی میں اپنا نام، اپنی شہرت بنا۔

تشریح:

پانچ اشعار پر مشتمل یہ نظم علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے جاوید کے لیے لکھی تھی۔ اس میں انھوں نے کچھ نصیحتیں کی ہیں، کچھ دانش مندانہ مشورے اور دعائیں بھی دی ہیں۔ ظاہری طور پر تو یہ نظم جاوید کے نام ہے لیکن غور کیا جائے تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد کو مخاطب کیا ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ایک شعلہ بیاں شاعر، ملت کے غم خوار اور حکیم الامت ہیں۔ تشریح طلب اس شعر میں کہتے ہیں میرا طرزِ عمل امارت کی بجائے سادگی ہے اور تیرے لیے بھی یہی بہتر ہے کہ سادگی والا راستہ اختیار کر لے۔ تو اپنی خودی کا سودا نہ کر کیوں کہ یہی تو تیری پہچان ہے۔ انسان کے اندر خودی نہ رہے تو زندگی بے مقصد ہو جاتی ہے۔ اے نوجوان! تو غربت میں بھی نام پیدا کر سکتا ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرا زندگی گزارنے کا طور طریقہ امیری نہیں ہے بلکہ درویشی ہے۔ اے جاوید! تو بھی اسی طریقے کو اپنا کر اپنی زندگی کا مقصد بنا لے۔ اپنی خودداری کو بالکل نہ بیچ بلکہ تو غریبی میں نام پیدا کر کیوں کہ تیری خودداری ہی تیرے لیے عظمت و شہرت کا باعث ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا موقف ہے کہ انسان عزت اور شہرت حاصل کرنے کے لیے ہی اپنی خودی کو بیچتا ہے۔ اس کے عوض دولت حاصل کرتا ہے اور دولت کے ذریعے سے اپنا مقصد یعنی شہرت حاصل کرتا ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر انسان ہمت اور استقلال سے کام لے تو غریبی میں بھی نام پیدا کر سکتا ہے۔ لہٰذا نام پیدا کرنے کے لیے ضمیر فروشی کی ضرورت نہیں۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

؎ تری زندگی اسی سے تری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی، نہ رہی تو روسیاہی

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی شاعری اپنے کلام میں خودی کے تصور پر بہت زور دیا ہے۔تشریح طلب شعر میں بھی وہ خودداری کی زندگی جینے اور فقر اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں اپنا طریقہ کار درویشانہ بناؤ نا کہ امیرانہ۔ برصغیر میں اُس وقت بہت سے لوگوں نے عظمت وشہرت حاصل کرنے کے لیے اپنی خودداری کو بیچ دیا تھا۔دولت،عہدہ اور جاگیر تو حاصل کر لی لیکن حقیقت میں غلام بن گئے۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دور کی اسی حالت کا نقشہ کھینچا ہے اور فقر کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی اس نظم میں اول تا آخر پدرانہ شفقت کا رنگ نظر آتا ہے۔اور یقیناً ایک باپ ہی وہ ہستی ہے جو اپنے بیٹے کی بھلائی چاہتا ہے۔المختصر اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی قوم،اور ملت اسلامیہ کے ہر نوجوان کو اپنے بیٹے کی طرح نصیحت کی ہے۔اقبال رحمتہ اللہ علیہ نوجوانوں کو کہتے ہیں کہ اپنی خودی کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی اپنی زندگی بھی ان نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کا پیغام بھی یہی ہے کہ ضمیر فروشی سے نام پیدا کرنے کا طریقہ لائقِ عزت نہیں ہے۔

نظم کا خلاصہ

اے نوجوان !عشق کی راہ میں اپنا مقام پیدا کر کیوں کہ نئی نئی راہیں نکالنا ہی تیرا مقصدِ زندگی ہے۔اللہ کے وجود کی گواہی کائنات میں موجود ہر گل ولالہ دے رہا ہے۔ تجھے ان شیشہ گرانِ فرنگ کے احسان اٹھانے کی بجائے اپنی تہذیب پر فخر کرنا چاہیے۔میرے کلام میں وہ اسرار ورموز پوشیدہ ہیں جن کی تجھے معرفت حاصل کرنی چاہیے۔کسی بھی قیمت پر اپنی خودی اور اپنے ضمیر کو نہیں بیچنا چاہیے۔سادگی میں رہ کر فقر اختیار کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔

مرکزی خیال

عشق کے میدان میں اپنا نام بنانا، فقر اختیار کرنا اور اللہ کی کاری گری کو سمجھنا چاہیے۔دوسروں کی بجائے اپنی تہذیب کو اپنانا اور غریبی میں نام پیدا کرنا ہی اصل زندگی ہے۔

مشق

09813006

۱) نظم ''جاوید کے نام'' متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو

(ب) سکوتِ لالہ وگل سے کلام پیدا کر

(ج) سفالِ ہند سے میناو جام پیدا کر

(د) مرا طریق امیری نہیں فقیری ہے

(ہ) میں شاخ تاک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر

۲) نظم ''جاوید کے نام'' کے متن کو مدنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

09813007

(الف) ''نئے صبح وشام'' پیدا کرنے سے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی کیا مراد ہے؟

جواب: نئے صبح وشام'' پیدا کرنے سے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی یہ مراد ہے کہ جس طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

دنیا پیدا کردی، نیا انقلاب برپا کر دیا اسی طرح حضور خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کے غلام بھی حضور خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انقلاب برپا کریں۔

(ب) سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کرنے سے اقبال رحمۃ اللہ علیہ کیا مفہوم مراد لیتے ہیں؟ 09813008

جواب: سفالِ ہند سے مینا و جام پیدا کرنے سے اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ مفہوم مراد لیتے ہیں کہ مغرب پسند نہ بنو۔ اہلِ مغرب کے احسان نہ اٹھاؤ بلکہ اپنی مٹی پہ فخر کرو، اپنی تہذیب اور اپنے وطن سے محبت کرو۔

(ج) شاخِ تاک کیا ہے اور اس ثمر سے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کیا پیدا کرنا چاہتے ہیں؟ 09813009

جواب: شاخ تاک سے مراد انگور کی شاخ اور ثمر سے مراد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنے نوجوانوں میں اپنے کلام کے اسرار و رموز سے معرفت حاصل کرنے کی خواہش پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

(د) سکوتِ لالہ و گل سے کلام پیدا کرنے سے اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی کیا مراد ہے؟ 09813010

جواب: سکوت لالہ و گل سے مراد لالہ و گل کی خاموشی ہے۔ اگرچہ لالہ و گل قوت گویائی نہیں رکھتے لیکن اگر کوئی فطرت شناس دل ان کی بناوٹ پر غور کرے تو وہ زبانِ حال و فطرت سے خالقِ کائنات کے وجود کی گواہی حاصل کر سکتا ہے۔

(ہ) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طریق کو فقیری کیوں کہا ہے؟ 09813011

جواب: اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فقیری کو اپنا طریق قرار دیا ہے۔ ہادی عالم خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ نے فقر کی زندگی گزاری۔ فقر متاع مصطفٰے خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ ہے۔ یہ امتِ مسلمہ کی وراثت ہے۔ عاشقِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّن ﷺ ہونے کی حیثیت سے اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا طریق فقیری ہے۔

۳) اعراب لگا کر دُرست تلفظ واضح کریں۔ 09813012

صبح و شام، دل فطرت شناس، شناس تاک، سفال ہند، مینا و جام، شیشہ گرانِ فرنگ

صُبح و شَام، دِلِ فِطرَتْ شَنَاسْ، شَاخِ تَاک، سِفَالِ ہِنْدُ، مِینَا و جَام، شِیشَہ گَرَانِ فَرَنگ

خط نگاری:

خط ایک تحریری ملاقات ہے اس لیے خط کو "نصف ملاقات" بھی کہتے ہیں۔ خط لکھتے وقت درج ذیل امور کو پیش نظر رکھیں:۔

☆ خط کے آغاز میں پیشانی پر تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) لکھیں۔

☆ خط لکھتے وقت یوں سمجھیں کہ آپ جسے خط لکھ رہے ہیں، وہ آپ کے روبرو بیٹھا ہے اور اس کے بڑے چھوٹے ہونے کا لحاظ رکھتے ہوئے بات کریں۔

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

سفال	غریبی
شاخ	لالہ فام
مئے	ہند
فقیری	تاک

﴿اضافی مختصر سوالات﴾

س1۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر نوٹ لکھیں۔ 09813015

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیال کوٹ میں پیدا ہوئے جو سرزمین پنجاب کا ہمیشہ سے ہی ایک مردم خیز خطہ رہا ہے۔

س2۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 09813016

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم سید میر حسن کی معروف درس گاہ سے حاصل کی۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ اپنے مقام و مرتبہ کو ہمیشہ انھی کا فیض و ثمر سمجھتے تھے۔

س3۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے فلسفہ کے ساتھ فطری میلان کو کس نے چمکایا؟ 09813017

جواب: گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ پڑھانے کے لیے انھیں نامور فلسفہ دان پروفیسر تھامس آرنلڈ مل گئے جنھوں نے فلسفہ کے ساتھ ان کا فطری میلان دیکھ کر اس قدرتی جوہر کو اور بھی چمکا دیا۔

س4۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ یورپ میں کب سے کب تک رہے اور کون سی ڈگری حاصل کی؟ 09813018

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ ۱۹۰۵ء تا ۱۹۰۸ء تک یورپ میں مقیم رہے جہاں انھوں نے لندن سے بار ایٹ لا اور جرمنی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

س5۔ مسلمانوں کو دوبارہ بام عروج پر دیکھنے کے لیے علامہ اقبال رحمتہ اللہ نے شاعری سے کیا کام لیا؟ 09813019

جواب: اپنی شاعری کے ذریعے علامہ اقبال رحمتہ اللہ نے خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار کیا اور انھیں ساحل امید و یقین کی طرف رواں دواں کیا اور مسلمان نوجوانوں میں مردِ مومن اور شاہین جیسی صفات اور علامات کے ذریعے نئی روح پھونکنے کی کوشش کی۔

س6۔ نظم ''جاوید کے نام'' میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کس سے مخاطب ہیں؟ 09813020

جواب: نظم ''جاوید کے نام'' میں ہر چند انھوں نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو مخاطب کیا ہے لیکن دراصل اس نظم میں وہ ہر مسلم نوجوان سے مخاطب ہیں۔

س7۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی چند شعری تصانیف کے نام تحریر کیجیے۔ 09813021

جواب: بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز۔

س8۔ خط کسے کہتے ہیں؟ 09813022

جواب: خط ایک تحریری ملاقات ہے۔ خط کو ''نصف ملاقات'' بھی کہتے ہیں۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09813023 س9۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے سکوتِ لالہ وگل سے کلام کرنے کے لیے کیا دعا مانگی؟

جواب: علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے سکوتِ لالہ وگل سے کلام کرنے کے لیے دلِ فطرت شناس کی دعا مانگی ہے۔

09813024 س10۔ نیا زمانہ، نئی صبح وشام پیدا کرنے سے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی کیا مراد ہے؟

جواب: نیا زمانہ، نئی صبح وشام پیدا کرنے سے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی مراد دنیا کو قرآن حکیم کی تعلیمات سے روشناس کرانا، تاریکی نکالنا اور اپنے اسلاف جیسی خصوصیات کا حامل ہو کر ان جیسی عظمت دوبارہ حاصل کرنا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

09813025
1۔ علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی نظم ''جاوید کے نام'' ان کی کس کتاب سے ماخوذ ہے:
(A) بانگِ درا (B) ارمغانِ حجاز (C) بالِ جبریل (D) ضربِ کلیم

09813026
2۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے والد کا کیا نام تھا:
(A) شیخ ایاز (B) شیخ نور محمد (C) شیخ اقبال (D) شیخ عبدالقادر

09813027
3۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے بی اے اور ایم اے (فلسفہ) کے امتحانات کس کالج سے پاس کیے:
(A) مرے کالج سے (B) گورنمنٹ کالج سیالکوٹ سے
(C) اوری اینٹل کالج سے (D) گورنمنٹ کالج لاہور

09813028
4۔ کون سے جلسوں میں علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے رونق آجاتی تھی؟
(A) انجمن حمایت اسلام کے (B) یونین کونسل کے (C) انجمن اردو ترجمہ کے (D) انجمن پنجاب کے

09813029
5۔ سفال سے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کی کیا مراد ہے؟
(A) مٹی کا پیالہ (B) مٹی کا جگ (C) مٹی کا گلاس (D) مٹی کی پلیٹ

09813030
6۔ ''شاخِ تاک'' سے مراد __________ کی بیل یا ٹہنی ہے:
(A) خربوزہ (B) کدو (C) انگور (D) توری

09813031
7۔ ''لالہ فام'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
(A) سرخ رنگ کا (B) کالے رنگ کا (C) نیلے رنگ کا (D) سفید رنگ کا

09813032
8۔ دیارِ عشق کے کیا معنی ہیں؟
(A) محبوب کا عشق (B) محبوب کا ستم (C) عشق کا شوق (D) محبت کی دنیا

09813033
9۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے کس کتاب میں بچوں کے لیے بہت سی نظمیں لکھیں:
(A) بالِ جبریل (B) بانگِ درا (C) ضربِ کلیم (D) ارمغانِ حجاز

10۔ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے تصورِ پاکستان پیش کیا اور اس سلسلے میں قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کو بہت مفید عملی __________ بھی دیے۔
(A) تصورات (B) کام (C) خیالات (D) مشورے 09813034

www.taleemzone.com
TALEEM ZONE Educational Guide

11- خط کے آغاز میں پیشانی پر ______ لکھیں۔ 09813035

(A) تعوذ (B) سلام (C) تسمیہ (D) القاب

12- خط میں مقام روانگی، تاریخ، القاب و آداب اور ______ ملحوظ رکھتے ہوئے خط کا اختتام کریں: 09813036

(A) نفسِ مضمون (B) تسلیمات (C) مقام روانگی (D) تسمیہ

13- جاوید کے نام سے ہی ایک اور نظم ______ میں موجود ہے۔ 09813037

(A) بانگ درا (B) ضرب کلیم (C) بالِ جبریل (D) کلیاتِ اقبال

14- ''جاوید کے نام'' نظم میں ردیف ہے: 09813038

(A) صبح وشام پیدا کر (B) پیدا کر (C) نام، کام، کلام (D) نام پیدا کر

15- اقبال رحمتہ اللہ علیہ کو ______ کے نوجوانوں سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ 09813039

(A) ملتِ اسلامیہ (B) پاک وہند (C) برصغیر (D) پوری دنیا کے

16- اقبال رحمتہ اللہ علیہ پیدا ہوئے: 09813040

(A) ۱۸۷۵ء (B) ۱۸۷۷ء (C) ۱۸۷۰ء (D) ۱۸۷۹ء

17- اقبال رحمتہ اللہ علیہ فوت ہوئے: 09813041

(A) ۱۹۳۲ء (B) ۱۹۳۶ء (C) ۱۹۳۴ء (D) ۱۹۳۸ء

جوابات

نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب
1	C	2	B	3	D	4	A	5	A
6	C	7	A	8	D	9	B	10	D
11	C	12	A	13	C	14	B	15	A
16	B	17	D						

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE